السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی گاؤں میں ایک مسجد ہے وہاں کے باسی اسی مسجد میں نمازادا کرتے ہیں جبکہ اب صورتحال یہ ہے کہ اس گاؤں کے لوگ کسی مجبوری کی بناء پر اس گاؤں کو ترک کر کے کسی اور جگہ منتقل ہونا چاہتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس مسجد کے سامان سے جہاں پر وہ منتقل ہونا چاہتے ہیں نئی مسجد بنا سکتے ہیں واضح ہو کہ اگر اس مسجد کو اسی حالت میں چھوڑ دیتے ہیں تو وہ بالکل غیر آباد ہو کر رہ جائے گی اس کا پورا سامان ضائع ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد تمام مسلمانوں کے لیے وقف ہوا کرتی ہیں اور وقف فی سبیل اللہ کا یہ حکم ہوتا ہے کہ اس میں بلاوجہ تغییر وتبدیلی نہ کی جائے اسے ضائع نہ کیا جائے، اس سے وہی کام لیا جائے جس کے لیے اسے وقف کیا گیا ہے لہذا بلاوجہ مسجد میں نامناسب تبدیلی کرنا یا اسے ضائع کرنا یا اسے ختم کرنا اسے غیر آباد کرنا ناجائز ہے، اس کے متعلق (جہاں وہ مسجد ہے) وہاں کے تمام باسی مسلمانوں پر ایک جتنا حق ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اگر کوئی اضطراری صورت پیش آجائے تو بھی اس میں تغیر وتبدل یا اسے ترک کرنا اسے نئی صورت میں تعمیر کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں بلکہ اس کے متعلق بھی اللہ تعالی اور رسول اکرم ﷺ نے راہنما اصول عطا فرمائے ہیں جن سے مذکورہ تمام باتیں جائز ہو سکتی ہیں۔

(1) :اللہ تعالی نے فرمایا: لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة:٢٨٦)

''ہر کسی بھی شخص کو اللہ تعالی اس کی طاقت وقدرت سے زیادہ احکام لاگو نہیں کرتا۔''

(٢) : فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن:١٦)

''لہذا اللہ تعالی کی نافرمانی اوراس کے اوامر انحرافی سے اپنی وسعت وطاقت کے مطابق بچیں۔''

(٣) : يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا (البقرة:٢١٩)

''آپ سے شراب اور جوے کے متعلق پوچھتے ہیں آپ فرمائیں کہ ان دونوں میں نقصان بھی ہے تو لوگوں کے لیے کچھ فوائد بھی ہیں تاہم ان کے نقصانات فوائد سے زیادہ ہیں۔''

اس مقام پر ''اثم ''بمعنی نقصان ہے تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اضافی فائدے اور نقصان سے کوئی چیز بھی خالی نہیں، حتی کہ محرمات میں بے شمار نقصانات کے ساتھ ساتھ کچھ فوائد بھی ہیں، لہذا اس آیت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جب کہ کوئی بھی چیز اضافی نفع ونقصان سے خالی نہیں تو پھر ہر چیز کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس کا نفع زیادہ ہے یا نقصان، اگر نقصان زیادہ ہے تو پھر تو تھوڑی منفعت کو کچھ وزن نہیں دیا جائے گا بلکہ نقصان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس چیز سے اجتناب وپرہیز لازمی ہے۔

(٤) : وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ (الانعام ٦/١١٩)

اللہ تعالی نے محرمات (حرام کردہ چیزوں) کو تفصیل سے بیان کیا ہے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاو کہ تمھیں محرم چیز سے کسی طرح بھی مخرج نظر نہ آئے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر محرم وممنوع چیز نہایت اضطراری اور انتہائی مجبوری کی حالت میں جائز ہو جاتی ہے لیکن وہاں یہ خیال رہے کہ اس کام یا چیز یا امر کے ارتکاب کے علاوہ کوئی دوسری متبادل صورت نہ ہو اگر کوئی متبادل صورت موجود ہے تو پھر ہرگز ہرگز اس ممنوع چیز کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

(٥) : اللہ تعالی نے صلاح ودرستگی (معاشرہ) کا امر فرمایا ہے اوراس کے مدمقابل فساد سے منع فرمایا ہے اور اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اس لیے مبعوث فرمایا کہ انسانوں کے اصلاح احوال کی تحصیل وتکمیل کریں اور مفاسد کو بالکل ختم ونابود کردیں اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیت کریمہ کو ملاحظہ کریں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ (الاعراف:**١٤٢**)

اور شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ (ہود:**٨٨**)

اور فرمایا :

فَمَنِ تَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الاعراف:٣٥)

نیز ارشاد ہے :

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي لْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرة:١١)

مذکورہ آیات میں واضح طور پر مصالح کو اختیار کرنے کا امر و ترغیب دی گئی ہے اور فساد و بگاڑ سے روکا گیا ہے۔ یعنی جو بات بگاڑ فساد اور تخریب وضیاع کا سبب بنتی ہو اسے ترک کر کے وہ کام یا عمل وصورت اختیار کی جائے جس میں ہر طرح سے مصلحت اور بہتری ہو۔

(٦): وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ للَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا سْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَآ (البقرة:١١٤)

''اس سے بڑھ کر کوئی بھی ظالم نہیں جو مساجد کی تخریب وضیاع کا سبب بنے کہ وہ ان میں اللہ تعالی کے ذکر سے روکتا رہے۔''

(٧): فِي بُيُوتٍ أَذِنَ للَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا سْمُهُ (النور:٣٦)

مومنوں کے دلوں میں اللہ تعالی کی طرف سے نوران گھروں (مسجدوں) میں حاصل ہوگا جن کے متعلق اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ ان کی رفعت وبلندی، تعظیم وتکریم کی جائے اور ان میں اللہ تعالی کے نام کا ذکر ہوتا رہے۔ الخ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

((ما نہیت عنہ فاجتنبوہ وما أمرتکم بہ فاتو منہ ما استطعتم الحدیث)) (متفق علیہ)

''یعنی میں تمھیں جس چیز سے روکوں اس سے کلی طور پر اجتناب کرو اور جس چیز کا حکم دوں تو اس کی تعمیل اپنی وسعت واستطاعت کے مطابق کرو۔''

یعنی نواہی میں استطاعت وغیرہ کی گنجائش نہیں مگر اوامر میں شریعت نے قدرت اور وسعت کی گنجائش رکھی ہے۔ چوری مت کریں اس میں یہ گنجائش نہیں کہ اگر قدرت نہ ہو تو پھر چوری کرلیا کرو لیکن حکم ہے کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھو اگر قدرت نہین تو پھر لیٹ کر اشاروں کے ساتھ۔ وضو کے لیے پانی نہیں یا کسی سبب وضو کرنا صحیح نہیں تو تیمم کرلے۔ روزے فرض ہیں لیکن بیمار کے ل یے ترک کرنے کی اجازت ہے علی ہذا القاس۔ دیگر اوامر کو بھی اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ ان اصولی باتوں کو پوری طرح ذہن میں بڑھانے کے بعد اب آئیے اصل مسئلہ کی طرف کتنے ہی مواقع پر بعض ایسے ناگزیر حالات پیدا ہوجاتے ہیں جن کی وجہ سے وہاں کے باسی اس گاوں کو ترک کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں مثلا وہاں بہت زیادہ زمینی سیلاب پھوٹ پڑے جس کی وجہ سے وہاں کے باسی مجبور ہو کر اس جگہ کو ترک کر کے چلے جائیں اس صورت میں اگر اس گاوں کے باسیوں کو اس کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اس مسجد کو شہید کر کے جا کر وہاں مسجد بنائیں جہاں پر وہ رہنے لگے ہیں تو پھر ظاہر ہے کہ اس طریقے سے تو یہ بنی ہوئی مسجد غیر آباد ہو کر رہ جائے گی کی یا تو کتے اور بلیاں آکر وہاں گند پھیلاتے رہیں گے یا شیاطین کیا کوئی اور مخلوق وہاں آکر اپنا آستانہ بنائے گی یا بالآخر وہ اس سیلاب کی وجہ سے گر کر نیست و نابود ہوجائے گی۔ اس طرح مسجد کی تعظیم میں فرق آجاتا ہے ہاں اگر اس کی متبادل صورت کی اجازت ہوگی تو لوگ با آسانی اپنی مرضی کے مطابق کسی اور جگہ وہ مسجد بنوادیں گے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 326

محدث فتویٰ